OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11June 2022

خنزیر کے دل کی انسانی جسم میں پیوندکاری کی شرعی حیثیت: ایک تحقیقی مطالعہ

THE SHARI'AH STATUS OF TRANSPLANT OF PIG HEART IN HUMAN BODY: A RESEARCH STUDY

Dr. Raja Majid Moazzam
Lecturer, University of Kotli, Azad Jammu & Kashmir.

Dr. Fareed ud Din Tariq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad.

Muhammad Toseef
Ph.D Scholar, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management & Technology, Lahore.

Abstract: Sadness and illness are essential parts of human life. It is human nature to always want to be happy and healthy. This is the reason why he paid special attention to the treatment of various diseases with the passage of time. One type of this treatment is transplantation. Transplantation and surgery process have been going on since ancient times in different nations of the world. In present century, in the field of transplant and surgery a huge development happened and came into being its different methods, purpose and shapes. Recently, in America, a pig heart transplant to human body. In this situation a question is that what is the teaching of Islam in this regard? This is allowed or not in Islamic law. To answer these questions, this article includes research study of the reality of transplant, its purposes, and different situations in Islamic perspective.

Key words: Transplantation, Surgery, Islamic law, America, Sadness, illness.

خوشی اور غمی، صحت اور بیماری انسانی زندگی کے لازمی اجزاء میں سے ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ خوش اور صحت مند رہنا چاہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں کے علاج معالجہ پر خصوصی توجہ دی۔ اسی علاج معالجہ کی ایک قسم پیوند کاری ہے۔ پیوندکاری دراصل سرجری کا جدید ماڈل ہے۔ اور سرجری کا عمل دنیا کی مختلف اقوام میں قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔

عصر حاضر میں پیوندکاری اور سرجری کے میدان میں غیر معمولی پیش رفت ہوئی ہے اور اس کے مختلف طریقہ کار، مقاصد اور صورتیں سامنے آئی ہیں۔حال ہی میں امریکہ میں خنزیر کے دل کی انسانی جسم میں پیوندکاری کی گئی ہے۔اس صورتحال میں سوال یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کا اس حوالے سے نقطہ نظر کیا ہے؟ شریعت کے قانون میں اس کی اجازت ہے کہ نہیں؟ اسی ضرورت کے پیش نظر اس مقالے میں پیوندکاری کی حقیقت، مقاصد اور مختلف صورتوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پیوندکاری کا تاریخی پس منظر

پیوندکاری اور سرجری کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ قدیم دور میں اکثر بیماریوں کا علاج دماغ میں سوراخ کرکے فاسد مادوں کے اخراج کے ذریعے کیا جاتا تھا۔1970ء میں فرانس کے ایک علاقے میں ایک اجتماعی قبر دریافت کی گئی۔ اس قبر سے ملنے والی 120 کھوپڑیوں میں سے 40 کے دماغوں میں باریک سوراخ تھے۔ماہرین آثار قدیمہ نے اس اجتماعی قبر کا زمانہ 6 ہزار سال قبل مسیح بتایا ہے۔ ہندوستان میں دوہزار سال قبل مسیح سرجری کے عمل کے آثار ملتے ہیں۔ قدیم مصری طب میں بھی سادہ سرجری کی تفصیلات ملتی ہیں۔ قدیم رومی تہذیب میں کان اور ناک کی سرجری کی جاتی تھی۔ بیسویں صدی میں سرجری کے عمل میں ایک نیا انقلاب اس وقت آیا جب اس میں پیوندکاری کی جدید صورتوں کو شامل کیا گیا۔1906ء میں مسٹر جبولے نے پہلی دفعہ دو مریضوں کی پیوندکاری کی۔ اس نے گردے کے ایک مریض کو بکری کا جبکہ دوسرے کو خنزیر کا گردہ پیوند کیا۔ مگر یہ تجربہ ناکام رہا اور وہ دونوں مریض وفات پاگئے۔ 1936ء میں ایک یوکرینی سرجن مسٹر یویو ورونوئی نے بھی اس میدان میں مزید تجربات کیے۔1950ء سے لے کر 1961ء تک پیوندکاری کے کامیاب تجربات کیے گئے۔[1] وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جگر، دل، آنکھ اور دیگر اعضاء کی پیوندکاری شروع ہو گئی۔اکتوبر 2021ء میں امریکن ڈاکٹروں نے ایک شخص کے جسم میں خنزیر کا گردہ پیوند کیا ۔نیویارک یونیورسٹی لینگون ہیلتھ میڈیکل سینٹر میں ہونے والی اس پیوندکاری میں ڈاکٹروں نے خنزیر کے گردہ کو ایک شخص کی خون کی شریان سے جوڑا تاکہ اسے باقاعدہ پیوندکاری کرنے سے پہلے یہ دیکھا جاسکے کہ یہ گردہ عام انسانی گردے

کی طرح کام کرتا ہے یا اس شخص کا جسم اسے مسترد کردے گا۔ محققین نے اگلے ڈھائی دن تک گردے کی حرکات کا جائزہ لیا اور اس دوران متعدد ٹیسٹ وغیرہ کیے گئے۔ جائزے سے معلوم ہوا کہ بالکل اس طرح سے کام کررہا تھا جیسے ایک عام انسانی گردہ کرتا ہے۔ جنوری 2022ء میں ایک امریکی شخص ڈیوبینٹ جس کا دل فیل ہو چکا تھا ڈاکٹروں نے اس کا ناکارہ دل نکال کر خنزیر کا دل پیوند کر دیا۔ یہ پیوندکاری جامعہ میری لینڈ کے اسکول آف میڈیسن سے وابستہ سائنسداں نے کی۔

پیوندکاری: میدان عمل

طریقہ کار کے لحاظ سے پیوندکاری تین طرح سے کی جاتی ہے:

اول: کسی حرام جانور کا کوئی ٹشو یا عضو کو نکال کر انسانی جسم میں منتقل کرنا۔

دوم: کسی حلال جانور کا کوئی ٹشو یا عضو کو نکال کر انسانی جسم میں منتقل کرنا۔

سوم: ایک انسان کا کوئی ٹشو یا عضو کو نکال کر دوسرے انسانی جسم میں منتقل کرنا۔

زیر بحث مقالے میں ہم صرف پہلی صورت کا جائزہ لیں گے۔ دوسری اور تیسری صورتیں الگ سے تحقیق کی محتاج ہیں۔

حرام جانور کے عضو کی انسانی جسم میں پیوندکاری کا مسئلہ

عصر حاضر میں پیوندکاری کے طریقہ کار میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ کسی حرام جانور مثلا خنزیر وغیرہ کا کوئی عضو نکال کر انسانی جسم میں پیوند کیا جائے۔ مثال کے طور پر کسی انسان کا دل ناکارہ ہو جائے اور اس ناکارہ دل کو نکال کر خنزیر کا دل پیوند کیا جائے۔ اب سوال ابھرتا ہے کہ کیا شریعت میں ایسا کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

یہ مسئلہ ان نئے مسائل میں سے ہے جو سلف صالحین کے دور میں موجود نہیں تھے۔ اسی لیے ان کے بارے میں فقہ کے اندر کوئی متعین احکام موجود نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کی کتب میں حرام جانور کے عضو کی انسانی جسم میں پیوندکاری کے بارے نہ کوئی ایسا حکم موجود ہے جو اس کو جائز قرار دے اور نہ ہی ایسا حکم موجود ہے جو منع کرے۔ چنانچہ ان احکامات اور مسائل کا حکم اسلامی شریعت کی اصولی تعلیمات اور دلائل ہی سے معلوم کیا جائے گا۔

شریعت کا عمومی مزاج، اصولی تعلیمات اور دلائل واضح کرتے ہیں کہ انتہائی ضرورت کے تحت کسی بھی حرام جانور کے عضو کی انسانی جسم میں پیوندکاری کی جاسکتی ہے۔

حرام جانور کے عضو کی انسانی جسم میں پیوندکاری: شریعت کی اصولی تعلیمات

اول: علاج سنت ہے

انسان کا جسم اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت، نگہداشت اور خیال کرنا اسلامی شریعت کا تقاضا ہے۔ علاج معالجہ بھی انسانی جسم کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے علاج معالجہ کی بھرپور حوصلہ افزائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ [2]

اور ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے رب کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں ان میں لوگوں کے لیے (کئی امراض کی) شفا ہے۔ بیشک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔

شہد ایک لذیذ اور مفید غذا ہونے کے علاوہ مختلف بیماریوں کے لیے نسخہ کیمیا بھی ہے۔ قدیم زمانہ سے لوگ اس کو شفا کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔ یونانی دواؤں میں کثرت سے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جدید طبّی تحقیقات کی رو سے شہد میں مختلف قسم کے وٹامن اور معدنیات پائی جاتی ہیں۔ گویا شہد بطور دواء علاج کے لیے مفید ہے۔ درج بالا آیت مبارکہ شہد کو علاج اور شفا کا ذریعہ قرار دے کر علاج معالجہ کی جوازیت فراہم کر رہی ہے۔ مختلف احادیث بھی علاج معالجہ پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم علاج کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو، علاج کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوا نہ ہو۔ ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ حریرہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے: یہ غم گین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔[4]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔[5]

ربیع بنت معوذ روایت کرتی ہیں، کہ ہم جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جاتی تھیں اور پانی پلاتی تھی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھاکے مدینہ لاتی تھیں۔[6]

علی بن عبداللہ سفیان ابوحازم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی سے پوچھا کہ رسالت مآب ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ مجھ سے زیادہ واقف کار لوگوں میں کوئی نہیں رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھوتی تھیں اور ٹاٹ کی چٹائی جلا کر رسول اللہ ﷺ زخم میں بھری گئی۔[7]

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے روایت ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ،جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو، تم عود ہندی کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے، ان میں سے ایک نمونیہ ہے۔ حلق کی بیماری میں اسے ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعے ڈالا جائے۔[8]

احمد بن حنبل، سفیان، ایوب بن موسی، نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمرو بن عبیداللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ ان کے پاس ایک آدمی بھیج کر معلوم کرایا کہ میں ان آنکھوں کا کیا علاج کروں؟ انھوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ لگاؤ کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔[9]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں خیر ہے تو وہ پچھنے (حجامہ) لگانا ہے۔[10]

ان تمام احادیث سے علاج معالجہ کی ضرورت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ پیوندکاری اور سرجری بھی علاج معالجہ کے قبیل سے ہے۔ اس لیے پیوندکاری اور سرجری کی وہ تمام صورتیں جائز تصور ہوں گی جس میں انسانی جسم کی حفاظت اور بقاء مطلوب ہو۔

دوم: علاج کے طور پر حرام اشیاء کا استعمال

علاج معالجہ کے لیے بعض اوقات حرام اشیاء کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن حرام چیز کا استعمال صرف ضرورت کی حد تک کیا جائے گا۔ حرام چیز سے اتنا فائدہ اٹھائے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ اس حد سے اسے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ ان احتیاطوں کے ساتھ اگر اس حرام چیز سے فائدہ اٹھائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ

اس حرام چیز کے استعمال کو معاف فرمادیں گے۔اور اس بات کا خیال بھی رکھا جائے گا کہ ایک باعمل مسلمان طبیب علاج معالجہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انھیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی۔آپ ﷺ نے انھیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔[11]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کی چربی (چکی) ہے۔اسے پگھلا کر تین حصہ کر لئے جائیں اور روزانہ ایک حصہ نہار منہ پیا جائے۔[12]

ایک مرتبہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے بطور زجر اپنے بیٹے سے فرمایا کہ قول محمد ﷺ یہ ہے: کسی مرد کو مناسب نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کے ستر پر نگاہ ڈالے، البتہ علاج وغیرہ کی ضرورت سے جائز ہے۔[13]

حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد کی کلاب (کی جنگ) کے دن ناک کٹ گئی تو انھوں نے چاندی کی ناک بنوالی تو اس میں بدبو پیدا ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ نے انھیں حکم دیا تو انھوں نے سونے کی ناک بنوالی۔[14]

درج بالا احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اونٹ کا پیشاب جو کہ حرام ہے علاج کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔علاج معالجہ کے لیے ستر کھولنا بھی جائز ہے۔اسی طرح سونے اور چاندی کی پیوندکاری بھی درست ہے۔اسی پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علاج معالجہ کے طور پر کسی حرام جانور کا کوئی عضو انسانی جسم میں پیوند کیا جا سکتا ہے۔

سوئم: اضطراری کیفیت میں حرام چیز کا استعمال

اسلامی شریعت کے مکمل اور جامع ہونے کی جہاں دوسری بہت سی وجوہات ہیں وہاں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس شریعت میں انسانیت کی مجبوری کے پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلامی شریعت نے مجبوری کی صورت میں بقدر ضرورت حرام شے کے استعمال کو درست قرار دیا ہے۔

انسانی جان کی حفاظت واجب ہے۔اس لیے ایک انسانی جان کے بچاؤ کے لیے کسی حلال یا حرام جانور کا کوئی عضو انسانی جسم میں منتقل کرنا ضرورت کے تحت جائز تصور کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اضطراری کیفیت میں حرام چیز کے استعمال کو چند شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [15]

اس نے تو تمہارے لیے بس مردار جانور، خون اور سور حرام کیا ہے، نیز وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو (اور ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) جبکہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہو اور نہ وہ (ضرورت کی) حد سے آگے بڑھے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقینا اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اس آیت مبارکہ میں مضطر شخص کو حرام چیز کے استعمال کو چند شرائط کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔ اضطرار اس کیفیت کو کہتے ہیں جب آدمی حرام چیز کے استعمال پر اس طرح مجبور کر دیا جائے کہ اس کے بغیر اس کی زندگی نہ بچ سکے۔ یہاں فرمایا جارہا ہے کہ تم اگر ایسی کیفیت میں مبتلا ہو جاؤ تو حرام چیزیں تو حلال نہیں ہو سکتیں، البتہ ! جان بچانے کی حد تک چند شرائط کے ساتھ تمہیں ان کے استعمال کی اجازت ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ اس کے اندر اس حرام چیز کی چاہت پیدا نہ ہو یعنی وہ مجبوراًاس حرام چیز سے فائدہ تو اٹھائے لیکن دل میں اس کی کراہت بدستور موجود رہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ اس حرام چیز سے اتنا فائدہ اٹھائے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ اس حد سے اسے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ ان احتیاطوں کے ساتھ اگر اس حرام چیز سے فائدہ اٹھائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس حرام چیز کے استعمال کو معاف فرمادیں گے۔

چہارم: اسلامی شریعت کے عمومی قواعد

اسلامی شریعت کے نزول کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ انسانیت سے نقصان دہ اشیاء کو دور کر کے فائدہ منداشیاء مہیا کی جائیں۔ چنانچہ کوئی بھی نقصان کسی بھی صورت میں ہو اس کاازالہ کرنا اسلامی شریعت کا بنیادی مقصد ہے، اور جب اس نقصان کا تعلق براہ راست انسانی جان سے ہو تو اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسلامی شریعت کے درج ذیل عمومی قواعد ایسی پیوندکاری کے جواز کا تقاضا کرتے ہیں:

1-الضرورات تبيح المحظورات ضرورت ممنوع چیز کو جائز کر دیتی ہے۔

اس اصول کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اسلام میں بہت آسانی ہے اور اسلامی قانون میں لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلا خنزیر کا گوشت کھانا اسلامی شریعت میں حرام ہے لیکن اضطراری حالت میں کھالینا جائز ہے۔ شرک کرنا بالکل ہی منع ہے لیکن اضطراری حالت میں اگر کرنا پڑھ جائے تو کوئی

قباحت نہیں۔ اس طرح آج بھی معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات میں کوئی کام کرنا جائز ہے۔ لیکن اس حوالے سے یہ واضح رہے کہ یہ قانون صرف اضطراری حالت کے لئے ہے چنانچہ جیسے ہی یہ حالت بدل جائے ویسے ہی شریعت کا اصل حکم واپس آجائے گا۔ چونکہ مسئلہ مذکورہ میں انسانی جان کا بچاؤ ایک اضطراری حالت ہے اور اس اضطراری حالت کے پیش نظر ممنوع چیز یعنی حرام جانور کا عضو انسانی جسم میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

2۔الضرورات تقدر بقدرہا ضرورت کو بقدر ضرورت تسلیم کیا جائے گا۔

ایک بیمار انسان کی پہلی ضرورت شفاء ہے۔ اس ضرورت کی خاطر اگر حرام جانور کا کوئی عضو بقدر ضرورت انسانی جسم میں پیوند کیا جائے تو یہ صورت جائز ہو گی۔

3۔للضروراۃ احکام ضرورت کے خصوصی احکامات ہیں۔

مسئلہ مذکورہ میں انسانی جان کا بچاؤ ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کے پیش نظر خصوصی احکامات جاری ہوں گے۔ انہی خصوصی احکامات میں مسئلہ مذکورہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

4۔اذا ضاق الامر اتسع جب کوئی معاملہ تنگی پیدا کرے تو اس میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

شریعت انسانوں کے لیے نازل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ انہی آسانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب کوئی شریعت کا معاملہ تنگی پیدا کرے تو اس میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس وسعت میں مسئلہ مذکورہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

5۔لا ینکر ارتکاب اخف الضررین کم تر برائی یا نقصان کا اٹھانا درست ہے۔

کسی معاملے میں جب دو برائیاں جمع ہو جائیں تو کم تر برائی پر سمجھوتہ کیا جائے گا۔ معاملہ مذکورہ میں ایک برائی انسانی جان کا ضیاع ہے جبکہ دوسری برائی ایک حرام جانور کا عضو انسانی جسم میں منتقل کرنا ہے۔ لہٰذا ہم کم تر برائی کو اپناتے ہوئے ایک حرام جانور کا عضو انسانی جسم میں منتقل کرنے کو درست تصور کرتے ہیں۔

6۔الضرر یزال جب کوئی نقصان ہو جائے تو اسے ہر صورت ختم کیا جائے گا۔

مرض ایک نقصان ہے، اور اس نقصان کا ازالہ علاج معالجہ ہے۔ لہٰذا اس قاعدہ کی رو سے ہر طرح کا علاج معالجہ جائز اور مباح ہے۔

پنجم: مقاصد شریعت اور اس کی ممتاز خصوصیات کا تقاضا

1۔مقاصد شریعت:

اسلامی شریعت نے شرعی احکامات میں درج ذیل پانچ مصالح کو مقدم رکھا ہے:

1۔دین کی حفاظت

2۔انسانی جان کی حفاظت

3۔انسانی عقل کی حفاظت

4۔انسانی جسم کی حفاظت

5۔انسان کے مال کی حفاظت

انسانی جسم کی حفاظت، نگہداشت اور خیال کرنا مقاصد شریعت کا تقاضا ہے۔علاج معالجہ بھی انسانی جسم کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔لہٰذا ان مقاصد کی رو سے ہر طرح کا علاج معالجہ جائز اور مباح ہے۔

2۔اسلامی شریعت کی ممتاز خصوصیات

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مشکلات، حاجات اور طبائع سے خوب واقف ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری اور مکمل شریعت میں اپنے بندوں کے لیے آسانی، سہولت، تخفیف اور گنجائش کو رکھا ہے تاکہ اس کے بندے تکالیف اور مشکلات سے محفوظ رہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[16]

اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔

انسان بنیادی طور پر کم زور ہے۔اسی لیے انسان نرمی اور تخفیف کو پسند کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسی کم زوری کو مد نظر رکھ کر اسلامی شریعت کے احکامات میں آسانی اور سہولت کو پسند کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚوَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا [17]

اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

ہر وہ کام جو انسانی استطاعت سے بڑھ کر ہوں، ان پر اللہ کی طرف سے باز پرس نہیں ہو گی۔اس اصول کو قلّت تکلیت کا نام دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا[18]

اللہ کسی بھی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

اللہ تعالیٰ نے شرعی امور میں بے جا پابندیوں کا خاتمہ فرمایا اور قرآن مجید میں صراحت فرمائی کہ اس دین میں تنگی پیدا کرنے کی ہر گز گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ[19]

اور تم پر دین کی کسی بات کی تنگی نہیں۔

شرعی امور میں رب تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصتوں اور سہولتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ بالخصوص جب معاملہ انسانی صحت کا ہو تو پھر بدرجہ اولیٰ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ مسلمانوں کو ہر معاملے میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ جہاں وہ عزیمتوں پر عمل پیرا ہوں وہاں رخصتوں کا بھی انکار نہ کریں۔

خلاصہ بحث

اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ انسانی جان کی حفاظت کی جائے، اسے نقصان سے بچایا جائے اور نقصان دینے والی چیز کو دور کیا جائے۔ علاج معالجہ انسانی جسم کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ یہ انسانی جسم کو نقصان سے بچاتا ہے اور نقصان دینے والی چیز کو دور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی شریعت میں علاج معالجہ کرنا شرعی طور پر جائز اور درست ہے۔ علاج معالجہ کے ضمن میں اسلامی شریعت نے اضطراری حالات میں حرام چیزوں کے استعمال کو درست قرار دیا ہے۔ انہی حرام چیزوں میں خنزیر کے اعضاء بھی شامل ہیں۔ اس لیے ایک انسانی جان کے بچاؤ کے لیے کسی حرام جانور مثلاً خنزیر کا دل وغیرہ انسانی جسم میں منتقل کرنا ضرورت کے تحت جائز تصور کیا جائے گا۔ لیکن اس حوالے سے یہ واضح رہے کہ یہ قانون صرف اضطراری حالت کے لئے ہے چنانچہ جیسے ہی یہ حالت بدل جائے ویسے ہی شریعت کا اصل حکم واپس آ جائے گا۔

حوالہ جات وحواشی

[1] C. J. E. Watson and J. H. Dark. Organ transplantation: historical perspective and current practice. British Journal of Anaesthesia. 2012. P. i29.

[2] القرآن الکریم، النحل16:69

[3] محمد بن عیسی، جامع ترمذی، دارالسلام ریاض، 1417ھ، حدیث:2128

[4] جامع ترمذی، حدیث:2129

[5] جامع ترمذی، حدیث:2132

[6] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، دارالسلام ریاض، 1417ھ، ج2حدیث:154

[7] الجامع الصحیح، ج2حدیث:303

[8] مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم، دارالسلام ریاض، 1417ھ، ج3حدیث:1266

[9] ابوداؤد سلمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، دارالسلام ریاض، 1417ھ، ج2حدیث:75

[10] سنن ابوداؤد، ج3حدیث:467

[11] جامع ترمذی، حدیث:2133

[12] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دارالسلام ریاض، 1417ھ، ج3حدیث:344

[13] محمد بن حسن شیبانی، مؤطاامام محمد، حدیث:393

[14] سنن ابوداؤد، ج3حدیث:840

[15] القرآن الکریم، البقرہ2:115

[16] القرآن الکریم، البقرہ2:185

[17] القرآن الکریم، البقرہ2:185

[18] القرآن الکریم، البقرہ2:185

[19] القرآن الکریم، البقرہ2:185